# 13766 ـ مقتدی امام کو ناپسند کرتے ہیں اور امام اس کا علم ہونے کے باوجود نماز پڑھاتا ہے

**سوال**

مقتدی ایك امام کے پیچھے نماز ادا کرنا پسند نہیں کرتے، اور امام کو اس کا علم بھی ہے، چنانچہ اس مسئلہ میں کیا کرنا چاہیے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اگر لوگ کسی حق بات کی بنا پر امام کی امامت کرانا ناپسند کرتے ہوں تو اس کا امامت کرانا مکروہ ہے، وہ اسطرح کہ ان کا اس امام کے پیچھے نماز ادا نہ کرنے کا کوئی شرعی سبب اور اس میں دینی نقص ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی: بھاگ جانے والا غلام حتی کہ وہ واپس پلٹ آئے، اور وہ عورت جس نے خاوند کی ناراضگی میں رات بسر کی، اور وہ امام جسے قوم ناپسند کرتی ہو"

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر تو اس امام کو کسی دینی معاملے میں ناپسند کرتے ہوں، مثلا اس کی کذب بیانی، یا ظلم، یا جہالت، یا بدعت وغیرہ، اور کسی دوسرے امام کو اس لیے پسند کرتے ہوں کہ وہ دینی معاملات میں زیادہ صالح ہے، مثلا وہ سچائی اختیار کرنے والا ہو، اور دینی علم زیادہ رکھے، تو اسے امام بنانا واجب ہے جسے وہ دین کی بنا پر پسند کرتے ہیں، نہ کہ اسے امام بنائیں جسے وہ ناپسند کرتے ہوں.

جیسا کہ درج ذیل حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے:

فرمان نبوی ہے:

" تین قسم کے افراد کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی: وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کروائے اور لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں، اور وہ شخص جو نماز لیٹ کر کے ادا کرے، ایك وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو

غلام بنا ليا "

اور شيخ الاسلام كا يہ بھى كہنا ہے:

اگر امام اور مقتدى كے درميان اہل اھواء اور خواہشات يا پھر مذاہب جيسا تنازع اور عداوت ہو تو اسے ان كى نماز ميں جماعت كى امامت نہيں كروانى چاہيے؛ كيونكہ امامت تو اتفاق اور الفت كے ساتھ ہوتى ہے، اور اسى ليے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم آپس ايك دوسرے سے عليحدہ نہ كھڑے ہو وگرنہ تمہارے دل بھى اختلاف كرينگے" اھـ

ليكن اگرامام دين اور اخلاق و سنت كا مالك ہو، اور لوگ اسے ناپسند كرنے لگيں تو ايسے امام كے حق ميں اس كى امامت كو ناپسند نہيں كيا جائيگا، بلكہ اسے ناپسند كرنے والا ہى قابل عتاب اور سزا ٹھرے گا.

بہر حال امام اور مقتديوں كے مابين اتحاد اور الفت قائم ہونى چاہيے، اور وہ نيكى و بھلائى ميں ايك دوسرے كا تعاون كريں، اور خواہشات اور شيطانى اغراض كے پيچھے چلتے ہوئے آپس ميں بغض و عناد اور عداوت سے كنارہ كش رہيں، چنانچہ امام كو چاہيے كہ وہ مقتديوں كے حقوق كا خيال ركھے اور انہيں مشقت اور مشكلات ميں نہ ڈالے، اور ان كے احساسات كا احترام كرے.

اور مقتديوں كو بھى چاہيے كہ وہ امام كے حقوق كا خيال كريں، اور اسے عزت ديں اور احترام كريں، اجمالا يہ ہے كہ ہر ايك فريق كو دوسرے كے بارہ ميں صبر وتحمل سے كام لينا چاہيے، اور بلا وجہ ہى كسى دوسرے پر تنقيد اور كيچڑ نہيں اچھالنا چاہيےجو اس دين اور مروءت كے خلل اور كمى ميں سے نہ ہو، كيونكہ انسان كمى و كوتاہى كا پتلا ہے "

ديكھيں كتاب: الملخص الفقھى ( 1 / 155 - 156 ).

واللہ اعلم .